اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ
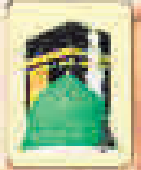
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدينة العلمية (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃُ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

ختم کیجئے۔

میاں صاحب : ﴿کھڑے ہوکر تشریف لے جاتے وقت﴾ ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کسی نے اُن کے سامنے برا کہا۔ لوگوں نے اسے قتل کرنا چاہا۔ صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ قتل میرے برا کہنے والے کے لئے نہیں ہے۔ ﴿آگے تتمّہ (یعنی خاتمہ)، حدیث یوں ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے،(المعجم الصغیر للطبرانی، ج ۱، ص ۲۳٦) میاں صاحب یہیں تک پہنچے کہ ''اس کے لئے ہے کہ'' اعلیٰ حضرت قبلہ نے سبقت کر کے فرمایا﴾ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے مَعَاذَ اللہ مرکرمٹی میں مل گئے۔

حاضرین سوائے میاں صاحب، سب ہنسنے لگے۔

ارشاد : اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم امیر المؤمنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے تابع (یعنی پیروکار) ہیں جنھوں نے خوارِج کو نہ گلے لگایا نہ بھائی بنایا۔ بدمذہبی کے ہوتے ہوئے کچھ پاس (یعنی لحاظ) نہ فرمایا۔

میاں صاحب : السلام علیکم

﴿جلسہ بالخیر (یعنی بخوبی) ختم وتمام وَالْحَمْدُ لِلّٰہ﴾

تہمت کی جگہ سے بچئے

مؤلف : حدیث میں ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّھَمِ بچو تہمت کی جگہوں سے۔

(کشف الخفاء، حرف الھمزہ مع الباء الموحدۃ، حدیث ۸۸، ج ۱، ص ۳۷)

یہ امر کسی کے ساتھ خاص نہیں سب مسلمانوں کو عام ہے۔ وہ عام ہوں یا خاص اور ظاہر کہ اولیائے کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) مُکلَّف (یعنی پابندِ قانونِ شرع) ہیں تو وہ بھی مامور (یعنی حکم میں شامل) ہوئے پھر اُنہیں اِس امر کا خلاف کیونکر جائز ہوگا اور پھر اِس صورت میں صرف تہمت کے موقع سے نہ بچنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کو بلاوجہ بدگمانی کا مرتکب کرنا بھی ہے، جو حرام ہے۔

ارشاد : شریعت میں اَحکامِ اِضطرار (یعنی بے اختیاری ومجبوری کے احکام)، اَحکامِ اِختیار سے **جدا** ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ خمر (یعنی شراب) وخنزیر حرامِ قطعی ہیں، مگر ساتھ ہی اِرشاد ہوا:

فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ ترجمۂ کنز الایمان: جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو۔

(پ ٦، المائدہ: ٣)

بھوک یا پیاس سے جان نکلی جاتی ہے اور کھانے یا پینے کو حرام کے سوا کچھ نہیں، اب اگر ترک کرے تو **گناہگار** ہوگا اور **حرام موت** مرے گا۔ بلکہ فرض ہے کہ جان بچانے کی قدر اِستعمال کرے۔

(درمختار معہ رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج٩، ص٥٥٩)

یوں ہی اگر نوالہ اَٹکا، دم نکلا جاتا ہے اور اُتارنے کو سوائے خمر کچھ نہیں۔ **شریعت کا کلیہ قاعدہ** ہے:

اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ (یعنی ضرورتوں کی بنا پر ممنوع اشیاء مباح ہوجاتی ہیں۔ت)

(الاشباہ والنظائر، القاعدۃ الخامسہ، ص٧٣)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ قلب (یعنی دل) کی محافظت اہم واعظم **فرائض** سے ہے۔ جب بحالتِ ضعف وتنگی (یعنی کمزوری اور مشقت کے وقت) اِس کا حفظ بے ایسے کسی اِظہار کے نہ بن پڑے تو یہ **واجب** ہوگا۔ حقیقتِ **فعل** سے جاہل (یعنی لاعلم) اسے **مرتکبِ حرام** جانے گا حالانکہ وہ ایک **مباح** (یعنی جائز کام) کررہا ہے اور فعل سے **واقف**، حالِ فاعل سے **غافل** (یعنی وہ شخص جو اُس کے عمل کو تو دیکھے مگر کرنے والے کی حالت پر توجّہ نہ کرے) اُسے **موضعِ تہمت** میں پڑتا، لوگوں کو بدگمانی میں ڈالتا، یوں خلافِ **امر** (یعنی حکمِ شرع کے خلاف) کرتا **گمان** کرے گا حالانکہ وہ ادائے **واجبِ اعظم** کررہا ہے۔ کیا اپنے کسی **عضو** کا کاٹ ڈالنا **حرام** نہیں! لیکن مَعَاذَ اللّٰہ آکلہ (یعنی وہ زخم جو کسی عضو کی ساخت کو کھاتا اور گلاتا چلا جائے) ہوجائے تو **کاٹ** ڈالا جائے گا کہ اور بدن **محفوظ** رہے۔

سستا سودا

سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو **اشرفیاں ملیں**۔ کنارۂ دجلہ پر ایک صاحب خط بنوا رہے تھے، اُن کو دیں **قبول** نہ کیں۔ حجام کو دیں (اُس نے) کہا: ''میں نے ان کا خط **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے بنانا چاہا ہے اس پر **عوض** (یعنی بدلہ) نہ لوں گا۔'' شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس **مال** سے فرمایا کہ تُو ایسی ہی **چیز** ہے جسے کوئی قبول نہیں کرتا اور دریا میں پھینک دیں۔

جاہل گمان کرے گا کہ تضیعِ مال ہوئی (یعنی مال ضائع ہوا) حاشا (یعنی ہرگز نہیں) بلکہ ''حفظِ قلب'' کہ اُس وقت یہی اِس کا **ذریعہ** تھا۔ دو صاحب سامنے تھے کسی نے **قبول** نہ کیں اب ان کو پاس رکھتے اور ایسے فقیر کی **تلاش** میں نکلتے جو قبول